S_1997_3_662_663

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 3ایس سی آر

میونسپلٹی کارپوریشن دہلی
بنام
لیچو دیوی اور دیگران

1 ستمبر 1997

ڈاکٹر۔اے۔ایس۔آنند اور کے۔وینکٹا سوامی، ۔جسٹسز

اراضی کے حصول کا قانون، 1894:

دفعہ 11-اے-مقررہ مدت کے اندر ایوارڈ نہیں دیا گیا-تحریری درخواست-درخواست گزار کو بے دخل کرنے پر روک لگانے کا حکم عدالت عالیہ کے نوٹس میں لایا گیا-عدالت عالیہ نے مشاہدہ کیا کہ اس حکم کا مطلب حصول کی کارروائی پر روک نہیں ہے-عدالت عالیہ نے نوٹیفکیشن آف نوافیکٹ اور اراضی کو حصول کے نوٹیفکیشن سے رہا کرنے کا اعلان کیا-منعقد ہوا، فوری معاملے میں حکم امتناع مزید کارروائی پر روک لگانے کے مترادف ہے اور اس لیے، وہ پوری مدت جس کے دوران حکم امتناع کے لیے مقرر کردہ دو سال کی مدت کا حساب لگاتے ہوئے حکم امتناع کو خارج کیا جانا تھا-معاملہ کا اہلیت پر فیصلہ کرنے کے لیے عدالت عالیہ کو واپس کیا گیا۔

حکومت تامل ناڈو اور دیگر بنام واسنتھا بائی، (1995) ایس یو پی پی 2 ایس سی سی 423، پر انحصار کیا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 5938۔

1985 کے سی ڈبلیو پی نمبر 212 میں دہلی عدالت عالیہ کے مورخہ 22.896 کے فیصلے اور حکم سے۔

مسز مدھو تیوتیا رنبیر یادو کے لیے اپیل کنندہ کے لیے۔

جواب دہندگان کے لیے کیشو دیال، آر۔کے۔سینی، رشی کیش۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

عدالت عالیہ نے مدعا علیہان کی طرف سے دائر دیوانی تحریری درخواست میں دلائل سننے کے بعد کہا کہ چونکہ قانون (دفعہ 11 اے) کے ذریعہ مقرر کردہ مدت کے اندر ایوارڈ نہیں دیا گیا تھا، اس لیے خسرا نمبر 127 اور 173 کے حصول سے متعلق نوٹیفکیشن کو غیر موثر قرار دینا پڑا اور یہ حکم دینے کے بعد، حصول کے نوٹیفکیشن سے دو خسر نمبروں کو جاری کیا گیا۔ یہ اپیل اس حکم کو سوال میں ڈالتی ہے۔

عدالت عالیہ کی توجہ اس حکم امتناع کی طرف مبذول کرائی گئی تھی جس کے تحت تحریری درخواست کے زیر التواء ہونے کے دوران عدالت عالیہ نے درخواست کنندگان کو بے دخل کرنے پر روک لگا دی تھی تاکہ اس بات پر زور دیا جا سکے کہ جس مدت کے دوران حکم امتناع نافذ تھا اسے ایکٹ کی دفعہ 11 اے کے تحت مقررہ مدت کی گنتی کے لیے خارج کرنا پڑا۔ عدالت عالیہ کے مطابق، تاہم 25.4.1985 کے حکم کا تعلق صرف رٹ درخواست کنندگان کو بے دخل کرنے پر روک سے ہے اور اس کی تشریح کسی بھی طرح سے حصول کی کارروائی پر روک لگانے کے لیے نہیں کی جا سکتی۔ عدالت عالیہ کا نقطہ نظر غلط ہے۔ یہ سوال اب ریز ٹنیگرا نہیں ہے۔ حکومت تامل ناڈو میں اور دیگر بنام واسانتھا بائی، (1995) ایس یو پی پی 2 ایس سی سی 423، اس عدالت کے ایک بنچ نے فیصلہ دیا ہے کہ اس قسم کا حکم امتناع جو فوری معاملے میں دیا گیا تھا، مزید کارروائی پر روک لگانے کے مترادف ہے اور اس لیے جس پورے عرصے کے دوران حکم امتناع نافذ تھا اسے خارج کرنا تھا۔ ایکٹ کی دفعہ 11 اے کے تحت ایوارڈ دینے کے لیے مقرر کردہ دو سال کی مدت کا حساب لگاتے ہوئے۔ لہذا، عدالت عالیہ کی طرف سے لیا گیا نظریہ پائیدار نہیں ہے۔

تاہم، ہم نے پایا کہ عدالت عالیہ نے تحریری درخواست کی خوبیوں پر غور نہیں کیا اور حکم امتناع کی غلط تشریح پر نوٹیفکیشن کو کالعدم قرار دے دیا۔ لہذا، ہم اس اپیل کو قبول کرتے ہوئے اور عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، تحریری درخواست کو عدالت عالیہ میں ریمانڈ کرتے ہیں تاکہ تحریری درخواست میں اٹھائے گئے دیگر نکات پر قانون کے مطابق اسے نئے سرے سے نمٹا جا سکے۔ فریقین کے لیے یہ کھلا ہوگا کہ وہ ایسی تمام درخواستیں اٹھائیں، جو ان کے لیے دستیاب ہیں، بشمول عدالت عالیہ میں دلائل کے دوران ہونے والے واقعات۔ ہم عدالت عالیہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ تحریری درخواست کو جلد از جلد نمٹائے اور اس حکم میں ہماری طرف سے کیے گئے کسی بھی مشاہدے کو کیس کی خوبیوں پر رائے کے اظہار کے طور پر نہ سمجھیں۔ اخراجات کے بغیر

آر۔ پی۔

اپیل نمٹا دی گئی۔